عصرِ حاضر کے تارکینِ اسلام اور اسلام سے متعلق ان کی تحریرات: ایک علمی و تحقیقی جائزہ

Contemporary Apostates and their Writings about Islam: A Research Overview

محمد عثمان[I] ڈاکٹر ضیاء اللہ الازہری[II]

Abstract

Clash of civilizations is a historical fact. According to the Juedo-Christo history, both Christians and Jews have face persecutions by one another, because both believed to be on the God side. When Islām arised, both Christian and Jews stood against it and started battles and plots against Islām and Muslims in different ways, but soon they realized that this is not the right way to conquer Muslims, so they started studying Islamic Studies and they went so deeply through various fields of Islamic studies which later on grew up to Orientalism. With the passage of time the Orientalists realized that if a non-Muslim being an Orientalist, criticizes Islām and the Prophet of Islām, the Muslim World will not consider such criticism valid, so the West came with an alternate strategy and that was the upbringing of such Muslims who had been learning about Islām in a wrong pattern since their academic life and they have not only left the circle of Islām, but have also produced a number of writings against Islām and the Prophet of Islām. Many people can be cited as examples who converted from Islām to Christianity or to other religions and since then have been writing books and articles against Islām; namely Ibn Warrāq from India, ‘Alī Sīnā from Iran and Nonie Darwīsh from Egypt etc. As a research scholar, having gone through the writings of Contemporary Apostates, feels the importance and need of a scholarly analysis of their work.

Key Words: Orientalism, Contemporary Apostates, Ibn Warrāq, ‘Alī Sīnā, Nonie Darwīsh

I پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف سیرت سٹڈیز، یونیورسٹی آف پشاور
II سابق چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف سیرت سٹڈیز، یونیورسٹی آف پشاور

موضوع تحقیق کا تعارف و اہمیت

دینیاتی افکار و عقائد کی تسلیم اور عدم تسلیم دنیا میں تاریخ کا ایک اہم پہلو ہے۔ اگر سامی مذاہب کی تاریخ کو دیکھا جائے تو جس وقت یہود اقتدار میں تھے اور مسیحیت ابھر کر سامنے آئی تو ان کو یہود کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور یہ مخالفت آئندہ 300 سال تک جاری رہی جسے دور ابتلاء (The Age of Persecution) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ 400 تا 500ء میں جب تالمود کو مرتب کیا گیا تو اس میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کو مرتد، جادوگر اور بدکار وغیرہ کہا گیا۔

لیکن جب اقتدار مسیحیوں کو ملی تو انہوں نے یہود سے چن چن کر بدلے لیے۔ ان کی نسل کشی کی۔ صلیبی جنگجوؤں نے (شام میں) ہر اس چیز کو تباہ کیا جس کو یہودی مقدس سمجھتے تھے۔ تورات کے نسخوں تک کو جلا دیا، سیناگوگ کو مسمار کر دیا اور یہودی مردوں، بچوں اور عورتوں کو دھمکایا کہ یا تو مسیحیت قبول کر لیں یا موت کے لئے تیار ہو جائیں [1]۔ اسی طرح جب اسلام مدینہ اور حجاز سے باہر نکلا تو اب یہود اور نصاریٰ کی اسلام دشمنی شروع ہو گئی۔ مسیحیوں اور یہودیوں کی اسلام دشمنی نے علمی صورت اس وقت اختیار کی جب دسویں اور گیارہویں صدی عیسوی میں صلیبی جنگوں کے نتیجے میں پہلی بار یورپ کو اسلامی علوم و فنون سے آگاہی حاصل ہوئی۔ صلیبی جنگجو یہ بات سمجھ چکے تھے کہ جہاں تک میدانِ جنگ کی بات ہے تو اس میں وہ مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکتے، چنانچہ انھوں نے اسلامی علوم و فنون کا گہرائی سے مطالعہ شروع کیا اور علوم اسلامیہ کو سمجھنے کے لئے ادارے قائم کیے جو کہ بعد میں تحریکِ استشراق کی صورت میں سامنے آئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ مستشرقین یہ بات سمجھ گئے ہیں کہ ایک غیر مسلم (مستشرق) کی اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ پر کی جانے والی تنقید کو مسلم دنیا کبھی بھی مستند تسلیم نہیں کرے گی، چنانچہ انھوں نے ایک نئی حکمت عملی اختیار کی اور وہ یہ کہ ایسے مسلمانوں کو تیار کیا جائے جنہوں نے اپنی ابتدائی زندگی سے اسلام کا مطالعہ غلط منہج پر کیا ہو اور اس قسم کے لوگوں کو تربیتی مراحل سے گزار کر اس قابل کیا جائے کہ وہ اسلام سے بیزاری کا اعلان کریں اور پھر اسلام کے خلاف علمی میدان میں برسرِپیکار ہو جائیں۔

اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ 2007ء میں تارکین اسلام نے (امریکہ میں) دیگر اسلام مخالف مصنفین کے ساتھ مل کر ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ جس میں تارک اسلام سلمان رشدی بھی شامل تھا۔

اس کانفرنس میں شریعتِ اسلامی، اسلامی ریاستی قوانین اور توہینِ رسالت کے قوانین پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا تھا[2]۔

اس ضمن میں کئی ایسے لوگوں کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے جو ابتداءً تو مسلمان تھے یا مسلمان ہونے کا دعوی کیا تھا، لیکن بعد ازاں انہوں نے اسلام کو ترک کر کے عیسائیت یا کسی اور مذہب کو اختیار کر لیا اور پھر اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے متعلق ایسی کتابیں لکھیں جن میں اسلام کو ایک وحشی، حقوق انسانیت کے خلاف اور ایک ناقابلِ عمل مذہب قرار دیا اور پیغمبر اسلام ﷺ کو (معاذ اللہ) دنیا کے سب سے زیادہ عدم برداشت مذہب کا بانی ثابت کرنے کی خوب کوششیں کیں۔ ان مصنفین میں ابن وراق، علی سینا اور نونی درویش قابل ذکر ہیں۔ یوں تو تارکین اسلام کی تعداد کافی زیادہ ہے، لیکن اس مقالہ میں ابن وراق، علی سینا اور نونی درویش کی تحریرات کے متعلق بحث کی جائے گی، ساتھ ہی ضمنی طور پر معاصر تارکین اسلام (سلمان رشدی، ایان حرسی علی، ارشاد مانجی اور تسلیمہ نسرین) کا بھی مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔ چنانچہ اس موضوع کو وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے اس پر کام کرنے کا ارادہ ہے۔

اگر اس موضوع کی سابقہ تحقیقات کا جائزہ (Pre Literature Review) لیا جائے تو اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر جب سے مستشرقین اعتراضات کر رہے ہیں تب سے ان کے اعتراضات کے جوابات مسلمانوں کی طرف سے دیئے جارہے ہیں۔ لیکن تارکین اسلام کے اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات کے حوالے سے اب تک صرف ایک ہی کتاب (محمد ﷺ اور قرآن) سامنے آئی ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر رفیق زکریا نے تارکِ اسلام سلمان رشدی کی کتاب "The Satanic Verses" کے جواب میں تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر رفیق زکریا نے ان روایات کی تحقیق اور تخریج کی ہے جن کا ذکر سلمان رشدی نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور جہاد اور ازواجِ مطہرات پر سلمان رشدی کی تنقید کا جائزہ لیا ہے[3]۔

معاصر تارکین اسلام

تارکین اسلام کی فہرست تو بہت طویل ہے، کیونکہ دورِ نبوی سے آج تک کئی لوگ اسلام کے دائرے میں داخل ہو کر پھر مرتد ہوگئے ہیں۔ ان سب کا تذکرہ مشکل ہے، مگر یہاں پر چند معاصر تارکین اسلام کا تعارف پیش کیا جاتا ہے اور ان کے چند کتابوں کا تفصیلی تذکرہ کیا جاتا ہے، جو کہ درج ذیل ہے۔

1۔ سلمان رشدی

سلمان رشدی 1947ء کو بمبئی (انڈیا) میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا۔ انڈیا میں اس نے تعلیم و تربیت

ایک عیسائی مشنری سکول میں حاصل کی۔ بعد ازاں برطانیہ جاکر وہاں ہی مقیم ہو گیا۔ سلمان رشدی نے انگریزی ادب سے متعلق مختلف موضوعات پر متعدد ناول لکھے ہیں۔ سلمان رشدی پر ارتداد کا فتویٰ 1988ء میں اس وقت لگا جب اسکی کتاب "The Satanic Verses" (شیطانی آیات) شائع ہوئی۔ جس میں اس نے ازواج مطہرات اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ اب سلمان رشدی خود کو دھریہ کہتا ہے اور تمام مذاہب کو اختراع سمجھتا ہے[4]۔

2۔ ایان حرسی علی

ایان حرسی علی 1969ء کو صومالیہ کے ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی۔ آج کل امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ ایان حرسی کے بقول 9/11 کے واقعہ کے بعد یہ اسلام سے متنفر ہوئی اور 2002ء میں "Atheist Manifesto" (دہریت کا منشور) کے مطالعہ کے بعد ایان نے دہریت اپنالی۔ ایان حرسی اب تک اسلام کے خلاف متعدد کتابیں اور رسائل لکھ چکی ہے۔ جس میں "Infidel: My Life" سب سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں ایان نے اسلام کے سماجی اور فوجداری قوانین پر تنقید کی ہے[5]۔

3۔ ارشاد مانجی

ارشاد مانجی کی پیدائش 1968ء کو یوگنڈا کے ایک مسلمان گھرانے میں ہوئی۔ چار سال کی عمر میں اپنے گھر والوں کے ساتھ کینیڈا منتقل ہو گئی۔ ارشاد مانجی خود کو متجدّد اسلام "Islamic Reformist" کہتی ہے اور اس حوالے سے متعدد کتابیں اور رسائل بھی لکھ چکی ہے۔ اس کی مشہور کتاب "The Trouble With Islam Today" ہے۔ ارشاد مانجی نے اس کتاب میں اسلام کی تاویل مغربی طرز فکر پر کی ہے[6]۔

4۔ تسلیمہ نسرین

تسلیمہ نسرین کی پیدائش 1962ء کو بنگلہ دیش کے ایک مسلمان گھرانے میں ہوئی۔ آج کل سویڈن میں رہائش پذیر ہے۔ اسلام ترک کرنے کے بعد اس نے دہریت اپنالی۔ اب تک تسلیمہ نسرین اسلام پر متعدد رسائل اور کتابیں لکھ چکی ہے۔ اس کی مشہور کتاب "Lajja" (Shame) ہے۔ اس کتاب میں اس نے مذہب کو دنیا میں تمام فساد کی جڑھ قرار دیا ہے[7]۔

5۔ ابن وراق

آپ کا اصل نام ابن وراق نہیں، بلکہ یہ ایک قلمی نام ہے۔ آپ کی پیدائش 1946ء کو راجکوٹ (انڈیا) کے

ایک مسلمان گھرانے میں ہوئی۔ کم عمری میں ہی اس کے والدین وفات پا گئے تھے۔ 19 سال کی عمر میں اسکاٹ لینڈ کا سفر کیا اور وہاں یونیورسٹی آف ایڈنبرگ میں عربی اور اسلامک سٹڈیز کی تعلیم پروفیسر منٹگمری واٹ سے حاصل کی، بعد از گریجویشن 1982ء کو فرانس منتقل ہو گیا اور وہاں ایک انڈین ریسٹورنٹ کھول لیا۔ 1988ء کو تارکِ اسلام سلمان رشدی کی کتاب The Satanic Verses کے منظر عام پر آنے کے بعد ابن وراق نے دہریت قبول کر لی اور Free Inquiry Magazine میں Why I am not a Muslim? کے نام سے مضامین لکھنا شروع کیے[8]۔ آج کل ابن وراق World Encounter Institute کا وائس پریزیڈنٹ ہے۔ یہ ایک ادارہ ہے جو آن لائن مختلف جرائد و رسائل شائع کرتا ہے، جن کے ذریعے عوام میں بائبل میں مذکورہ پیغمبروں اور یونانی فلسفیوں کی روح کو دوبارہ زندہ کرنا، مغربی تہذیب کی فضیلت اور اہمیت بیان کرنا اور اسلام پر تنقید کرنا ہے[9]۔ 1998ء میں ابن وراق نے Institute for the Secularisation of Islamic Society نامی ایک ادارہ بھی قائم کیا جس کا مقصد سیکولر افکار کو اسلامی معاشرے میں فروغ دینا ہے[10]۔

ابن وراق اب تک متعدد آرٹیکلز اور (11) گیارہ کتابیں لکھ چکا ہے[11]۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. Why I Am Not a Muslim
2. The Origins of Koran
3. The Quest for the Historical Muhammad
4. What the Koran Really Say
5. Leaving Islam:Apostates Speak Out
6. Defending The West: A Critque of Edward Said's Orientalism
7. Which Koran
8. Why The West is Best
9. Sir Walter Scott's Crusades and other Fantasie
10. Christmas in the Koran
11. The Koranic Allusions

ابن وراق کی ایک کتاب "Defending the west a Critique of Edward Said's Orientalism" ہے، اس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ اس نے یہ کتاب ایک فلسطینی نژاد امریکی دانشور و مفکر ایڈورڈ ڈبلیو سعید (Edward.W.Sa'id)1935-2003 کی تحریر شرق شناسی (Orientalism) کہ جس کا ترجمہ دنیا کی (30) تیس زبانوں میں ہو چکا ہے[12]، کا تنقیدی جائزہ لے کر لکھی ہے۔

Orientalism میں ایڈورڈ سعید نے محققانہ طور پر دلائل کے ذریعے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ:

- تحریک الاستشراق اور مستشرقین مغربی سامراج کے سائے تلے پل رہے ہیں[13]۔
- استشراق کا مقصد مشرق پر مغربی غلبہ حاصل کرنا ہے[14]۔
- اس کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے کہ مشرق بلخصوص عرب اور مسلمانوں کو ڈراموں، فلموں اور مصوّری (Painting) کے ذریعے غلط اور منفی شکل میں دنیا کے سامنے لانا ہے[15]۔

اس کتاب کے کل تین حصے ہیں۔

1. Part: Edward Said and the Sadists

پہلے حصے میں مصنف نے ایڈورڈ سعید اور انکی کتاب پر تنقید کی ہے۔اور اس کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے[16]۔

2. Part: The Three Golden Threads and the Misapprehensions of Edward Said

دوسرے حصے میں مصنف نے مغرب کا دفاع کرتے ہوئے مغرب کی 3 نمایاں خصوصیات کا ذکر کیا ہے اور پھر ان کا موازنہ اسلام سے کیا ہے۔

1-Rationalism 2-Universalism 3-Self-Criticism[17].

3. Part: Orientalism in Painting and Sculpture,Music and Literature

آخری حصے میں مصنف نے مغربی ادب (literature)، گانوں و نظم (Music) اور مصوّری (Painting) کا ذکر کیا ہے اور اس سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انیسوی صدی کے مستشرق آرٹسٹ (Orientalist Artist) مشرق لوگوں کی تصاویر وغیرہ ہمدردانہ اور مثبت بنایا کرتے تھے نہ کہ ظالمانہ اور منحوس، برخلاف ایڈورڈ سعید کے[18]۔

ابن وراق کی ایک اور کتاب "The Quest for the Historical Muhammad" ہے۔اس کتاب میں بنیادی طور پر ابن وراق نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے متعلق لکھے گئے مختلف مستشرقین کے مضامین کو جمع کیا ہے۔اور مصادرِ اسلام کا تنقیدی جائزہ لیا ہے[19]۔اس کتاب کے کئی حصے ہیں:

1. Part: Introduction

پہلے حصے میں ابن وراق لکھتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مغربی سائنسی منہج (Western Scientific Method) کے مطابق از سر نو پیغمبرِ اسلام ﷺ کی سیرت کی تحقیق کریں۔اس کے علاوہ مصنف نے آثار و مصادرِ سیرت پر بھی تنقید کی ہے۔لکھتا ہے کہ عیسیٰؑ اور محمد ﷺ کی شخصیت اور شریعت فرضی ہیں اور یہ دونوں شخصیتیں اور ان کی

شریعتیں دراصل موسیٰؑ سے نقل کی گئی ہیں[20]۔

2. Part: Renan

دوسرے حصے میں مصنف نے یہ دعوی کیا ہے کہ نبی ﷺ نے قرآن بائبل سے نقل کیا ہے[21]۔

3. Part: Lammens And Becker

تیسرے حصے میں مصنف لکھتا ہے کہ احادیثِ رسول ﷺ من گھڑت ہیں۔ یہ بنیادی طور پر عیسائیوں کے (قرآن پر) اعتراضات کا جواب دینے کہ لیے گھڑی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ مصادرِ سیرت پر بھی تنقید کی ہے۔ وہ قرآن کو سیرت کا بنیادی مصدر نہیں سمجھتا بلکہ ثانوی مصدر سمجھتا ہے[22]۔

4. Part: Modern Period

چوتھے حصے میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ شریعت کے قوانین اور احادیث نبوی ﷺ، اموی دور کی ایجاد ہیں[23]۔

5. Part: The Significance of Jhon Wansbrough

پانچویں حصے میں مصنف نے تدوینِ قرآن پر تحفظات کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ نے بائبل سے استفادہ کیا ہے[24]۔

6۔ علی سینا

علی سینا کا تعلق ایران سے ہے۔ آج کل کنیڈا میں رہائش پذیر ہے۔ علی سینا نے پاکستان اور اٹلی میں تعلیم حاصل کی۔ 1990ء کی دہائی سے موصوف تارکِ اسلام ہوا اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مناظرے شروع کیے۔ علی سینا Faith Freedom International نامی ایک ویب سائٹ کا بانی بھی ہے، جس کا مقصد اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مسلمانوں کو منفی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اسی طرح مصنف ایک اسلاموفوبک عالمی تنظیم Stop Islamization of Nations کا بھی ممبر ہے[25]۔ یہ تنظیم Pamela Geller نامی ایک یہودی عورت کی ہے۔ یہ وہی عورت ہے جس نے Draw The Prophet نامی کارٹون کی سرپرستی کی تھی[26]۔ علی سینا نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ پیغمبر ﷺ کے متعلق انتہائی غلیظ اور بے ہودہ زبان استعمال کی ہے۔ یہ خود کو اسلام کا سب سے بڑا ناقد بھی قرار دیتا ہے۔ اپنی مذکورہ بالا ویب سائٹ پر مصنف نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جو کوئی اس کی کتاب Understanding Muhammad and Muslims میں مذکور دعوؤں کو غلط ثابت کر دے گا مصنف اسے پچاس ہزار امریکی ڈالر انعام دے گا۔ مصنف کے نزدیک اسلام کی اصلاح (Reformation) کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ 90% قرآن،

تاریخِ اسلام اور سیرت پاک ﷺ مکمل نکال دیں۔ مصنف کے نزدیک عیسائیت میں اصلاح اس لئے ممکن ہے، کیونکہ عیسائیت میں مسئلہ عیسیٰؑ یا مسیحیت کا نہیں تھا بلکہ چرچ کا تھا، جبکہ اسلام کی تعلیمات بذاتِ خود مفسدانہ ہیں۔ آج کل یہ پیغمبر ﷺ پر ایک تذکرہ نویسی فلم بھی بنا رہا ہے جس کا مقصد اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کو منفی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس پر 10 million dollar لاگت آئے گی پھر اسے انٹرنٹ پر ڈال دیا جائے گا، تاکہ یہ فلم کراچی، مکہ اور مدینہ والے بھی دیکھ سکیں[27]۔ اب تک علی سینا متعدد رسائل و مضامین اسلام کے خلاف لکھ چکا ہے اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے متعلق اسکی (3) تین کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں[28]۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

1. Understanding Muhammad, a Psychobiography
2. Understanding Muhammad and Muslims
3. Probing Islam A Debat between ‘Alī Sīnā vs Javīd A.Ghamid and Khālid Zahīr

علی سینا کی ایک کتاب "Understanding Muhammad And Muslims" ہے، اس کا کہنا ہے کہ اس وقت دنیا میں جتنا بھی فتنہ فساد ہو رہا ہے وہ مسلمان کر رہے ہیں اور اس کو سمجھنے کے لیے ہمیں مسلمانوں کے پیغمبر کی نفسیات، ذہنیت اور سیرت کو پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے[29]۔

مصنف نے کتاب میں دو مقدمے پیش کیے ہیں۔

پہلا یہ کہ پیغمبر ﷺ نرگسیت پسندی، خود پرستی، خود پسندی (Narcissism, Disorder, Personality) میں مبتلا تھے۔

دوسرا یہ کہ وہ مرگی کے مرض میں مبتلا تھے۔

مزید لکھتا ہے کہ ان دو بیماریوں کہ علاوہ وہ اور بھی کئی ذہنی اور جسمانی کمزوریوں میں مبتلا تھے[30]۔

اس کتاب میں کل آٹھ ابواب ہیں

1. Chapter: Who was Muhammad?

پہلے باب میں مصنف نے آپ ﷺ کی قبل از نبوت اور بعد از نبوت کی زندگی (مکی و مدنی دور) پر شدید تنقید کی ہے[31]۔

2. Chapter: Muhammad's Personality Profile

دوسرے باب میں آپ ﷺ کے کردار مبارک و شخصیتِ طیبہ پر مختلف اعتراضات کیے ہیں[32]۔

3. Chapter: Muhammad's Ecstatic Experiences

تیسرے باب میں آپ ﷺ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ مرضِ مرگی میں مبتلا تھے[33]۔

4. Chapter: Other Mental Disorders

اس باب میں آپ ﷺ کی طرف مختلف ذہنی امراض منسوب کیے ہیں[34]۔

5. Chapter: Acromegaly and Impotence

اس باب میں آپ ﷺ کی طرف مختلف جسمانی امراض منسوب کیے ہیں[35]۔

6. Chapter: Muhammad's Cult

اس باب میں مصنف کا دعویٰ ہے کہ اسلام کوئی مذہب یا دین نہیں، بلکہ نرگسیت میں مبتلا لوگوں کی ایک جماعت ہے[36]۔

7. Chapter: When sane people follow insane people

اس باب میں مصنف لکھتا ہے کہ جب معقول لوگ غیر معقول لوگوں (پیغمبروں) کی اطاعت کرنے لگ جاتے ہیں تو معاشرے تباہ ہو جاتے ہیں[37]۔

8. Chapter: The Psychology of Fear

اس باب میں مختلف لوگوں کے اسلام سے متعلق واقعات اور تجربے نقل کیے ہیں[38]۔

9. Chapter: Riples and Effects

اس باب میں مصنف نے اسلام کی تشبیہ کمیونزم Communism سے دی ہے اور اسلام اور مسلمانوں پر پابندی لگانے کا سختی سے مطالبہ کیا ہے[39]۔

7۔ نونی درویش

نونی درویش کی پیدائش 1949ء کو مصر میں ہوئی۔ آج کل امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ نونی درویش کا والد مصری فوج میں ملازم تھا اور (فلسطین) غزہ میں ایک دھماکے میں شہید ہوا تھا جس کا نونی درویش پر بہت برا اثر ہوا[40]۔ والد کی وفات کے بعد اس نے مصر میں ایک مسیحی سکول St. Clare’s School میں داخلہ لیا۔ بقول نونی درویش کے وہاں سے اس کے دل میں مسیحیت، مسیحیوں اور مغربی دنیا کے لیے محبت پیدا ہونا شروع ہوئی[41]۔ 1964ء میں 16 سال کی عمر میں اس نے مصر میں ایک امریکی یونیورسٹی American University in Cairo (AUC) میں داخلہ لیا اور وہاں معاشرتی علوم اور علومِ بشریات کا انتخاب کیا اور وہاں سے یہ مزید مغربی کلچر اور عیسائیت کے قریب ہوتی چلی گئی[42]۔ نونی درویش کو مصر میں ایک قبطی عیسائی لڑکا پسند آیا اور اس کے ساتھ اس کو محبت ہو گئی۔ 1978ء میں اسی لڑکے کی خاطر نونی درویش نے امریکہ ہجرت کی اور وہاں جا کر اس سے شادی کر لی[43]۔ لیکن 1987ء میں مصنفہ نے اس سے طلاق لے لی اور 1991ء میں اپنے ایک عیسائی پڑوسی سے دوسری شادی کر لی[44]۔ اس کی اسلام سے بیزاری تو اس کے قیامِ مصر سے تھی

پر اس نے چرچ جا کر وہاں باقاعدہ عبادت 1991ء میں اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ شروع کی[45]۔ یہ آج کل ایک Arabs for Israel نامی اسرائیلی تنظیم چلا رہی ہے ،جس کا مقصد اسرائیل کی حمایت کرنا ہے۔اس کے علاوہ امریکہ میں Former Muslims United نامی ایک تنظیم اور ویب سائٹ بھی چلا رہی ہے، جس کا مقصد مرتدینِ اسلام کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جس کے ذریعے وہ اسلام کے خلاف آواز بلند کر سکیں[46]۔

اب تک مصنفہ اسلام کے خلاف 3 کتابیں لکھ چکی ہے[47]۔ جن کے نام یہ ہیں۔

1. Now They Call Me Infidel Why I Renounced Jihad for America, Israel, and the war on Terror
2. Cruel and Usual Punishments the terrifying global implications of Islamic Law
3. The devil we don't know the Dark Side of Revolution in the Middle East

نونی درویش کی ایک کتاب Cruel And Usual Punishments The terrifying global implications of Islamic Law ہے۔اس نے کتاب کی تقسیم دو حصوں میں کی ہے۔پہلے حصے میں یہ بیان کیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ انفرادی زندگی پر کیسے اور کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟ جبکہ دوسرے حصے میں یہ بیان کیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ اجتماعی زندگی پر کیسے اور کیا اثرات مرتب کرتی ہے[48]؟

1. Part: Sharia the Family
1. Chapter: The Roots of Sharia

پہلے باب میں نونی درویش لکھتی ہے کہ اسلام کے اکثر و بیشتر قوانین عربوں اور بائبل سے لیے گئے ہیں[49]۔

2. Chapter: The Marriage Contact (The Lock on Gender Cage)

اس باب میں لکھتی ہے کہ اسلام کا مقصدِ ازدواج صرف جنسی خواہشات پوری کرنا ہے اور اسلامی ازدواجی زندگی میں عورت کو مرد سے بہت کم حقوق دیئے گئے ہیں[50]۔

3. Chapter: Women:The Center of Oppression

اس باب میں مصنفہ نے مختلف دلائل کے ساتھ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام کا دینیاتی اور سماجی رویّہ عورتوں سے متعلق ظالمانہ اور غیر منصفانہ ہے[51]۔

4. Chapter: Men:The Illusion Power

اس باب میں لکھتی ہے کہ اسلام میں تمام اختیارات مردوں کو حاصل ہیں۔مزید لکھتی ہے کہ شریعت مردوں پر بھی بہت برا

اثر ڈالتی ہے[52]۔

2. Part: Sharia the Status
5. Chapter: Life behind the Muslim Certian

اس باب میں یہ بیان کیا ہے کہ غیر مسلموں سے متعلق اسلام کا دینیاتی اور سماجی رویہ ظالمانہ اور غیر منصفانہ ہے اور اسلام امن کا مذہب "Religion of Peace" نہیں ہے[53]۔

6. Chapter: A Dictator's Dream

اس باب میں یہ دعوی کیا ہے کہ اسلام مذہب نہیں، بلکہ ایک سیاسی نظام ہے اور خلیفۃ المسلمین کو ایک آمر (ڈکٹیٹر) سے تشبیہ دی ہے[54]۔

7. Chapter: Egypt: A case study

اس باب میں مصنفہ نے یہ دعوی کیا ہے کہ مصری تہذیب و خوشحالی کو مسلمانوں نے خراب کیا ہے[55]۔

8. Chapter: Getting Away with Murder

آخری باب کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت غیر مسلموں کو قتل کرنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے کی ترغیب دیتی ہے[56]۔

خلاصۂ بحث و تجاویز

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ تارکین اسلام بھی مستشرقین کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے جس طرح بغض و عناد مستشرقین رکھتے ہیں اسی طرح تارکین اسلام بھی اسلام اور نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ تارکین اسلام کی تحریرات کا مطالعہ کرکے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ انہوں نے تعلیم واستفادہ مستشرقین اور انکی تحریرات ہی سے کیا ہے۔ مثلاً تارک اسلام ابن وراق، مشہور مستشرق پروفیسر منٹگمری واٹ کا شاگرد رہا ہے۔ اسی طرح علی سینا نے بھی اپنی کتاب "Understanding Muhammad and Muslims" میں ولیم میور کی کتاب "The Life of Mahomet" کو مصدر کے طور پر لیا ہے۔ چنانچہ مستشرقین اور تارکین اسلام کا ایک ہی منہج ہے۔

عالمی سطح پر تحفظِ اسلام اور ناموس رسالت ﷺ کے لئے قانون سازی کی جائے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے متعلق مغربی دنیا میں جو غلط فہمیاں ہیں اُن کو دور کیا جائے۔ سکول سے لے کر یونیورسٹی سطح تک اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے دفاع اور اسلام مخالفین کے اعتراضات کے علمی و تحقیقی جوابات کو تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ مساجد و مدارس میں درسِ قرآن کے ساتھ ساتھ سیرت نبوی ﷺ کے دروس کو بھی عام کیا جائے۔

حواشی و حوالہ جات

1 کیرن آرم اسٹرانگ، مقدس جنگیں (لاہور: نگارشات پبلیشرز (س-ن)) ص: 96

2 محمد شمیم، مغرب کے اسلام دشمن مفکرین، ہفتہ وار فرائڈے سپیشل (کراچی: 12 دسمبر 2008) ص: 15

3 ڈاکٹر رفیق زکریا، محمد ﷺ اور قرآن (لاہور: مشتاق بک کارنر، 1992ء)

4 www.salmanrushdie.com Rūshdī, Salmān, "choice between light and dark" , P.15-24, The observer (British News Paper published on Sundays),(22, January, 1989)

5 www.theahafoundation.org 'Ayān Hirsi 'Alī, "To submit to the book is to submit to their hell", P.9, The Sunday morning Herald Sydney (SMH), (4, June, 2007)

6 www.irshadmanji.com Irshād Mānjī on LIBERTY, Youtube, (25, April, 2011) accessed on 22, August 2019
Irshād Mānjī, "Allah, Liberty and Love", P.110, New York: The free Press, 2011

7 www.taslimanasrin.com Nasrīn, Taslīma, "For Freedom of expression", P.30-36, France: UNESCO Magazine (United Nations Educational Scientific and Cultural Organization), (12, November 2007)

8 Interview with Ibn Warraq, Qantara de, 19, July, 2007 Translated from the German by Katy Derbyshire from http://www.qantara.de

9 www.newenglishreview.org/World_Encounter_Institute

10 Ibn Warraq, Leaving Islam: Apostates Speak out, (Prometheus Books, USA, 2005), P.8-20

11 www.amazon.com/Ibn_Warraq/e/BOO1JPADHK

12 ایڈورڈ ڈبلیو سعید، شرق شناسی، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان: 2012ء) ص: 1-10

13 نفس مصدر: 360-363

14 شرق شناسی: 3-7

15 نفس مصدر: 24

16 Ibn Warraq, Defending The West A Critique of Edward Said's Orientalism, (Prometheus Books, USA, 2007), P.19-54

17 Ibid, Pg: 58-83

18 Ibid, Pg: 301-306

19 Ibn Warraq, The QUEST for the Historical Muhammad,(Prometheus Books, USA, 2000), P.1-13

20 Ibn Warraq, The QUEST for the Historical Muhammad,(Prometheus Books, USA, 2000), P.21-22, 25-31, 34-36, 75-77

21 Ibid, Pg: 154-155

22 Ibid, Pg: 331-335

23 Ibid, Pg: 429-430

24 Ibid, Pg: 493,512-511

25 www.alisina.org , www.freedomfaith.org

26 www.splcenter.org accessed on December 15, 2014

27 www.alisina.org , www.freedomfaith.org accessed on December 15, 2014

28 www.amazon.com/Ali_Sina/e/BOOJ3BKL3S

29 ‘Alī Sīnā, Understanding Muhammad and Muslims, (Felibri.com, USA, November, 2011), P.3-4

30 Ibid, Pg: 5

31 Ibid, Pg: 8-58

32 Ibid, Pg: 62-98

33 Ibid, Pg: 111-140

34 Ibid, Pg: 145-154

35 Ibid, Pg: 155-168

36 Ibid, Pg: 169-188

37 Ibid, Pg: 198-206

38 Ibid, Pg: 243-260

39 Ibid, Pg: 266-283

40 www.formermulimsunited.org

41 Nūnī Darwīsh, Now they call me infidel, Why I renounced Jihad for America, Israel, & the war on terror,2007ed.(publisher Penguin Group, printed in United States of America,2007),pp.13

42 Ibid, Pg: 19-22

43 Ibid, Pg: 47-48

44 Ibid, Pg: 113-114

45 Ibid, Pg: 157

46 Ibid, Pg: 158-160

47 www.amazon.com/Nonie_Darwish/e/BOOK89V4w%3Fref=dbs_a_mng_rwt_scns_share

48 Nūnī Darwīsh, Cruel and Usual Punishments the terrifying global implications of Islamic Law, (Thomas Nelson, Nashville, Tennessee, USA, 2008), P. xii

49 Ibid, Pg: 4-14

50 Ibid, Pg: 5-58

51 Ibid, Pg: 63-95

52 Ibid, Pg: 108-122

53 Ibid, Pg: 133-169

54 Ibid, Pg: 180-198

55 Ibid, Pg: 202-207

56 Ibid, Pg: 222-231